107462-نصرانی عورت سے شادی کی اور بچہ پیدا ہوا تو بیوی اسے چرچ میں بپتسمہ کرانا چاہتی ہے

سوال

میں سنی مسلمان ہوں اور لبنان میں ایک عیسائی عورت سے شادی کر رکھی ہے جو اپنے ملک میں رہتی ہے، اللہ تعالی نے ہمیں ایک بیٹا عطا فرمایا ہے جو اپنی ماں کے ساتھ رہتا ہے اسکی عمرہ دو ماہ ہے، بیوی نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ ہمارا بیٹا عیسائی ہو اور وہ اسے چرچ میں لے جا کر بپتسمہ کرانا چاہتی ہے ،مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں، اور اسے کیا جواب دوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان شخص کے لیے نصرانی عورت سے شادی کرنا جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عفت و عصمت کی مالک ہو.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لیے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں، جب تکہ تم ان کے مہر ادا کرو، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ علانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو، منکرین ایمان کے اعمال ضائع اور اکارت ہیں، اور آخرت میں وہ ہارنے والوں میں سے ہیں}.المآئدۃ(5).

اس کے باوجود اس دور میں اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے کی نصیحت نہیں کی جاتی کیونکہ اس میں بہت زیادہ خطرات پائے جاتے ہیں، اور خاص کر اولاد کی تربیت کے متعلق.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"چنانچہ اگر کتابی عورت عفت و عصمت میں معروف ہو اور فحش وسائل سے دور ہو تو جائز ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کی عورتیں اور ان کا ذبیحہ ہمارے لیے مباح قرار دیا ہے.

لیکن اس دور میں جوان عورتوں سے شادی کرتے ہیں اس میں بہت بڑا شر اور برائی ہے، اس لیے کہ ہو سکتا ہے وہ اپنے خاوند کو عیسائیت کی دعوت دیں، اور اس کے باعث اس کی اولاد عیسائی بن جائے، اس لیے بہت خطرہ ہے، اور مومن کے لیے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ اہل کتاب کی عورت سے شادی نہ کرے، اور اس لیے کہ اس سے عمومی طور پر فحاشی میں پڑنے کا خطرہ رہتا ہے اور اولاد کسی اور کی ہو جائے...

لیکن اگر اس کی ضرورت پیش آئے تو اس میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ اپنی شرمگاہ کو محفوظ بنا سکے اور نظریں نیچی کر سکے، لیکن شادی کے بعد وہ اسے دین اسلام کی دعوت دینے کی کوشش کرے، اور اس کے شر و برائی سے بچ کر رہے کہ کہیں وہ اسے کفر کی طرف نہ لے جائے، یا اس کی اولاد کو کافر نہ بنا دے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ(172/3).

اس سے آپ یہ جان سکتے ہیں کہ اولاد کا عیسائی بن جانا سب سے ممنوع چیز ہے جو ایک عیسائی عورت سے شادی کرنے پر مرتب ہوتا ہے کہ کہیں اس کے نتیجہ میں اولاد بھی عیسائی نہ بن جائے، اور بلاشک آپ کے لیے جائز نہیں کہ آپ اسے اس کی کسی بھی حالت میں اجازت دیں کہ وہ اسے چرچ لے جائے اور عیسائیت بنانے کی رسم ادا کرے.

آپ کو چاہیے تھا کہ شادی سے قبل آپ اس سلسلہ میں اس سے بات کرتے کہ آپ کی اولاد مسلمان ہوگی اور انہیں عیسائی نہیں بنایا جاسکتا، اور یہ مسئلہ نہ تو مناقشہ کا محتاج ہے اور نہ ہی اس میں کوئی لین دین کیا جاسکتا ہے.

اب آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے بچے کے دین کی حفاظت کریں اور اسے عیسائی ہونے سے محفوظ رکھیں، اور اگر آپ کی بیوی اسے عیسائی بنانے پر مصر ہو تو آپ کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں کہ بیوی کو اپنے ساتھ اپنے ملک میں رکھیں یا پھر صرف بچے کو اپنے پاس لے آئیں چاہے اس میں بیوی کو طلاق بھی دینا پڑے اور آپ کی علیحدگی ہوجائے، یہ مسئلہ بہت بڑا ہے جو کہ کفر اور ایمان کا مسئلہ ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

اور آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ بچے کو بپتسمہ کرانے کی رسم کا معنی یہ نہیں کہ وہ بالفعل عیسائی ہوجائیگا بلکہ وہ اپنے باپ کے دین کے تابع ہوتا ہوا مسلمان ہی رہے گا.

اور اس وقت تک وہ عیسائی نہیں ہوسکتا جب تک وہ عاقل ہوکر عیسائیت کو خود اختیار نہ کرلے، لیکن یہ بپتسمہ کی رسم میں اس بچے کا کوئی اختیار نہیں ہے، اور نہ ہی یہ چیز اس کے دین پر اثرانداز ہوگی جس دین پر اللہ نے بچے کو پیدا کیا ہے وہ فطرت اسلام ہے.

چنانچہ اس بچے کی حفاظت کے لیے ہر وسیلہ استعمال کرنا اور کوشش کرنی چاہیے، اور اس کو عیسائیت کی تعلیم دینے کی راہ میں حائل ہونا ضروری ہے، آپ کو علم ہونا چاہیے کہ آپ اس کے ذمہ دار ہیں، اور اس عظیم امانت میں یہ بہت بڑی خیانت اور کوتاہی ہے کہ آپ اسے اللہ کے ساتھ کفر کرنے دیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ اور آپ کی اولاد کی حفاظت فرمائے، اور آپ سب سے ہر قسم کی برائی اور شر کو دور رکھے.

واللہ اعلم.